www.KitaboSunnat.com

یہ ترجمہ کر کے وہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اپنا نہیں کسی تیسرے کی بات کر رہے ہیں ـــــ حالانکہ یہ ان کا اپنا نظریہ ہے۔ اصل ترجمہ یہ ہے "تو اہلِ نظر سے مخفی نہیں ہے" (جس میں خود امام موصوف بھی شامل ہیں

کیا پردہ اور غضِ بصر رضاکارانہ چیزیں ہیں؟

معزز معاصر نوائے وقت کے کالم "سر راہے" کے کالم نویس کا ایک فتوے نظر سے گزرا ہے جو کافی دلچسپ بھی ہے اور عبرت آموز بھی۔ ملاحظہ فرمائیں:

"اصل میں معاملہ کچھ یوں ہے کہ نہ تو اہلیانِ مسجد نے یہ راز سمجھا نہ فرزندانِ تہذیب نے، کہ بے پردگی اور بے حیائی دو مختلف چیزیں ہیں ایک جانب تو بے حیائی کو ہی بے پردگی سمجھ لیا گیا اور دوسری جانب بے پردگی کے معنی ہی بے حیائی کے لیے گئے ہیں۔ اس لیے معاملہ الجھ گیا ہے۔ اسلام افراط و تفریط کا کسی معاملہ میں قائل نہیں۔ پردہ اور غضِ بصر رضاکارانہ چیزیں ہیں۔ اختیار کی جائیں تو بہتر ورنہ محض چہرہ کھلا رکھنا یا نگاہ نیچی نہ رکھنا، اسلام میں قابلِ تعزیر جرم نہیں البتہ ان سے پیدا ہونے والے وہ نتائج جو حدود اللہ کو توڑنے کا باعث ہوں قابلِ گرفت ہیں" (نوائے وقت ۲۹ اگست ۷۲ء)

محترم معاصر نے سلسلۂ گفتگو کے دوران جو ٹون اختیار کی ہے یا جو اندازِ بیان پسند کیا ہے وہ ایک مسلم یا کم از کم ایک مہذب اور شائستہ انسان سے کم ہی متوقع ہوتا ہے۔ "اہلیانِ مسجد" کہہ کر انہوں نے اسلاف اور علمائے حق کی جو توہین کی ہے وہ کم از کم نوائے وقت جیسے اسلام پسند ادارہ کے لیے مناسب نہیں تھا۔

باقی رہا "بے پردگی اور بے حیائی" کے مابین تلازم۔ سو اس میں مبالغہ سہی، تاہم بالکل بے اصل بھی نہیں ہے اور نہیں تو کم از کم ایک دوسرے کے لیے "سببِ قریب" تو ضرور ہیں۔

معاصر موصوف نے یہ بھی خوب کہی کہ "بے پردگی اور عدم غضِ بصر تو قابلِ تعزیر نہیں ہیں، ہاں ان کے نتائج بد ضرور قابلِ گرفت ہیں" گویا کہ شوربا تو ضرور حرام ہے لیکن گوشت بہرحال حلال ہے۔ چہ خوب! غالباً موصوف کو اصولِ تعزیرات کا بھی علم نہیں ہے ورنہ ایسی بات نہ کہتے۔ تمام ادیان اور تمام اقوامِ عالم میں یہ ایک مشترک اصولی قدر ہے کہ مفاسد اور قبائح تک پہنچنے کے قریب ترین جو ذرائع اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسائل ہوتے ہیں وہ بھی قانوناً ممنوع ہوتے ہیں۔

پردہ اور غضِ بصر کو اسلامی نقطۂ نظر سے رضا کارانہ چیز کہنا، فاضل کالم نویس کی بے خبری کی دلیل ہے موصوف کو شاید معلوم نہیں کہ کہ اسلام کیا ہے اور رضا کارانہ کا مفہوم کیا ہے ——؟

اسلام میں بلکہ ہر ملکی آئین اور قانون میں اس امر کو اساسی حیثیت حاصل ہے کہ:

جو عوامل اور دواعی انسانی معاشرہ کی طہارت اور عافیتوں کے لیے مضر ہوتے ہیں وہ فرد کی رضا کارانہ خواہش کے تابع نہیں ہوتے بلکہ ان کی ڈوریں قانون کی گرفت میں ہوتی ہیں۔ اور ہونی چاہئیں اس سلسلہ میں بظاہر جو خلا ہمیں نظر آتا ہے وہ دراصل "طہارت اور قومی عافیتوں" کے تصور میں اختلاف کا نتیجہ ہے یا ناہنجار اور عاقبت نااندیش حکمرانوں کی سہل انگاری کا —— ورنہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ مفاسد اور ان کے قریبی ذرائع دونوں رضا کارانہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ یکساں حرام اور قانوناً ممنوع ہوتی ہیں۔ قرآن وحدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رضا کارانہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ سختی سے ان کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ —— (القرآن)

اے پیغمبر! اپنی ازواج مطہرات، صاحبزادیوں اور دوسرے مسلمانوں کی خواتین کو حکم دیجیے! وہ اپنے اوپر چادریں ڈال لیا کریں۔

اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (پ ۲۲)

جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پس پردہ مانگا کرو

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ کو حکم دیا کہ:

اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ —— یعنی تم حضرت عبد بن زمعہ سے پردہ کیا کرو۔

حضور کے معروف نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتومؓ سے پردہ کے لیے اپنی ازواج مطہرہ کو حکم دیا تو وہ بولیں کہ وہ تو نابینا ہیں: فرمایا:

اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا —— کیا تم بھی اندھیاں ہو؟ —— (مشکوٰۃ)

خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہؓ سے خواتین پردہ کیا کرتی تھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اومت امرأة من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک عورت نے پس پردہ ہاتھ بڑھا کر حضور کو خط دیا۔) مشکوٰۃ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ:

"حج کے دنوں میں جب لوگ نظر آتے تو ہم چہرہ پہ چادر ڈال لیا کرتی تھیں"۔ (ابوداؤد)

"نقاب پوشش رہتی تھیں" ——— (ابوداؤد کتاب المناسک)

الغرض عریاں چہروں اور غیر محتاط اختلاط کی وجہ سے معاشرہ کے اندر نہایت حیات سوز..... دھاندلیوں نے سر اٹھایا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی سے پرہیز کیجئے۔ بہت ہی تباہ حال ہو گئے ہیں مزید خوار نہ کیجئے! اگر کوئی حکومت اس سلسلہ کی اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتی تو اس کے یہ معنے نہیں کہ بات ہی رضاکارانہ ہے۔ موجودہ حکومتوں کا کیا ہے، ان کی شخصی مجبوریوں اور مصالح سے تو ساری ملکی خواتین کی پابندی بھی رضاکارانہ چیز بن کر رہ گئی ہے تو کیا ان کو بھی رضاکارانہ چیز تصور کیا جائے۔

ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپ لوگوں کے تجربات اور علوم سے استفادہ کیا جائے لیکن آپ بھی اپنے حال پر رحم کریں۔ بات وہ کیا کریں جس سے کم از کم آپ کا بھرم رہ جائے اور ہمارے حسن ظن پر بھی آنچ نہ آئے۔ آپ طبع آزمائی کے لیے کوئی اور موضوع تلاش کیجئے۔ دین اور اس کی ترجمانی؟ آپ نے اپنی بساط سے زیادہ ذمہ داری قبول فرمالی ہے۔ اس پر نظر ثانی فرمائیں۔

تفسیر فی ظلال القرآن (سید قطب)

تفسیر الکبیر، الجمل مع الجلالین، ابن کثیر، مظہری، طبقات الحنابلہ، فتح الباری، تقریب التہذیب، تحفۃ الاحوذی، عون المعبود، الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم، الملل والنحل لابن حزم، المحلی لابن حزم، تاریخ طبری، البدر الطالع، حیٰوۃ الحیوان، القاموس المحیط، سیرۃ النبوی لابن ہشام مع زاد المعاد لابن قیم، زوائد لابن حبان، مسند ابی داؤد للطیالسی، الترغیب والترہیب، صحاح ستہ وغیرہا۔

آپ اپنے کو مکتبہ کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیے ———

رحمانیہ دار الکتب ——— امین پور بازار لائل پور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ